© rasailojaraid.com

کتاب نما

Prophet Muhammad and his Western Critics ، ظفر علی قریشی ۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۱۱۰۴ (دو جلدوں میں)۔ قیمت: ۵۰۰ روپے۔

جیسا کہ کتاب کے عنوان سے ظاہر ہے جناب ظفر علی قریشی نے آنحضورؐ کی ذات گرامی پر مغربی مصنفین کی تنقید، اعتراضات اور متعصبانہ نکتہ چینیوں کو موضوع بحث بنایا ہے۔ آنحضورؐ کی دل نواز اور من موہنی شخصیت اور آپؐ کی پاکیزہ تعلیمات نے ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنا لیا، اور مسلمان دیکھتے ہی دیکھتے آدھی دنیا پر چھا گئے۔ اس پر یہودیوں اور ان سے بھی زیادہ عیسائیوں نے آنحضورؐ اور اسلام کو اپنا حریف جانا اور اس کے توڑ کے لیے طرح طرح کے حربے اختیار کیے۔ آپؐ کی بے داغ شخصیت کو داغ دار بنانے کے لیے بے جا اعتراض، افترا، اتہام اور بہتان تراشے گئے۔ اس ''کارِ خیر'' کا علم اٹھانے والوں میں مستشرقین پیش پیش تھے جو ''معروضیت'' اور علمی ''غیر جانبداری'' کے مدعی ہیں۔ ان لوگوں نے آپؐ کے کردار میں کیڑے نکال نکال کر، آپؐ کے کارناموں کو کم تر بتاکر اور عالم انسانیت کے لیے آپؐ کی اہمیت کو گھٹا گھٹا کر پیش کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا--- مگر یہ ایک لمبی کہانی ہے۔

ایام قدیم میں تو یہودی اور عیسائی علما کی معاندانہ تنقید کا ایک سبب، ممکن ہے، ان کی کم علمی ہو، یا مذہبی تعصب یا نسلی منافرت مگر دورِ حاضر کے دانش ور مستشرقین نے تو حقائق کو دانستہ توڑ موڑ کر پیش کرنے میں بڑی دیدہ دلیری دکھائی ہے۔ آنحضورؐ اور اسلام کے خلاف قرطاس و قلم کی اس صلیبی جنگ میں انگریزوں کے علاوہ جرمن، اطالوی، فرانسیسی، ولندیزی بلکہ اب ڈنمارک، سویڈن، اور بلجیم کے بعض اہل قلم بھی شامل ہو گئے ہیں۔ ان سب نے ''علمی تحقیق'' اور ''مطالعہ حقائق'' کے نام پر مختلف زاویوں سے اسلام اور پیغمبرؐ اسلام پر رکیک حملے کیے ہیں۔ حال کے مستشرقین میں پادری، ڈاکٹر منٹگمری واٹ ان لوگوں میں بہت نمایاں حیثیت رکھتے ہیں (وہ انجمن برطانوی مستشرقین کے صدر بھی تھے)۔ بقول ظفر علی قریشی: انھوں نے آنحضورؐ کی انتہائی مسخ شدہ تصویر (highly distorted picture) پیش کی ہے۔ دو جلدوں میں ان کی تحریر کردہ سوانح محمدؐ (Muhammad at Mecca /Madina) کو مغرب میں اس موضوع پر ایک مستند کتاب سمجھا جاتا ہے۔ یہ کئی بار انگریزی میں چھپی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(۲ بار پاکستان میں بھی) اور اس کے ترجمے فرانسیسی، ہسپانوی، جاپانی، عربی اور ترکی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اس ایک کتاب نے اسلام اور آنحضورؐ کے خلاف تعصب، نفرت اور دشمنی کا کتنا زہر پھیلایا۔

مغرب کے متعصبانہ الزامات اور معاندانہ کذب و افترا کے جواب میں ضرورت تھی کہ منظم منصوبہ بندی کے تحت ماہر علما کی ایک جماعت اس کام کو انجام دیتی، مگر افسوس ہے کہ ایسا نہ ہو سکا۔ جناب ظفر علی قریشی نے کئی برس پہلے اس کام کو مسلم دنیا کی ایک انتہائی اہم علمی ضرورت سمجھتے ہوئے آغاز کیا تھا، اور اب اس کا ایک حصہ مطبوعہ صورت میں سامنے آیا ہے۔ اسے دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ اس کا اصل محرک ان کا جذبہ ایمانی ہے۔ وہ عمر بھر علوم اسلامیہ اور تاریخ اسلام کی تدریس سے وابستہ رہے۔ عربی اور انگریزی ماخذ سے براہ راست استفادے نے ان کی کاوش کو زیادہ مستند بنا دیا ہے۔ آخر میں دی گئی فہرست ماخذ (عربی: ۵۵، دیگر زبانیں: ۵۳۹) سے اندازہ ہوتا ہے کہ انھوں نے اس کام میں ایک عمر صرف کی ہے، (باوجودیکہ ان کے حالات نامساعد رہے)۔

جناب قریشی نے، یوں تو سبھی متعصب مستشرقین کی الزام تراشیوں کو حقائق کا آئینہ دکھایا ہے، مگر منٹگمری واٹ کے تعصب، عناد اور بے انصافیوں کی خصوصیت سے تردید کی ہے۔ اس تردید میں انھوں نے واٹ صاحب کی ناکافی معلومات، ابہام اور علمی بددیانتیوں کی طرف بھی اشارے کیے ہیں۔ اس سلسلے میں مصنف نے مستشرقین ہی کے بعض شواہد پیش کیے ہیں۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی نے زیر نظر کتاب کے مقدمے میں فاضل مصنف کی برس ہا برس کی محنت شاقہ کی تحسین کی ہے اور ان کی "علمی تحقیق کے جدید انداز و اطوار کی پاسداری" کو سراہا ہے۔

تیرہ ابواب پر مشتمل زیر نظر کتاب جناب قریشی کے ایک لمبے منصوبے کا ایک حصہ ہے۔ وہ اس پر مزید کام کرنا چاہتے ہیں (بیسیوں، بلکہ سیکڑوں مستشرقین کا جواب لکھنا، تن تنہا ایک سکالر کے لیے جان جوکھم کا کام ہے، مگر ظفر علی قریشی اپنی پیرانہ سالی کے باوجود اس کے لیے تیار و مستعد ہیں، کاش انھیں کوئی معاون یا سرپرست مل جائے ــــــ!)۔

کتاب آرٹ پیپر پر عمدہ معیار طباعت کے ساتھ پیش کی گئی ہے۔ اطمینان بخش، بلکہ قابل تعریف بات یہ ہے کہ دوسری جلد کے آخر میں (دونوں جلدوں کا) ایک مفصل اشاریہ شامل ہے۔ (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی)۔

© rasailojaraid.com